شاعرِ آلِ عباؑ حشر میں رسوا نہ ہوا

جشنِ شہادت سبطِ جعفر شہیدؒ۔ ٹورنٹو۔ اپریل 2013

سینہ چھلنی ہوا پر گردِ زمانہ نہ ہوا
اس طرح ختم تو میثمؑ کا فسانہ نہ ہوا

وہ وہیں لوٹ گیا آیا تھا جس نگری سے
تارا تھا عرشِ بریں کا جو ہمارا نہ ہوا

ایک لمحے کو بھی اس فانی جہاں سے اس کا
قُرب تو چھوڑیں کبھی دُور کا رشتہ نہ ہوا

کرتا تھا اپنی شہادت کا بیاں ہنستے ہوئے
دھمکیاں ملتی رہیں خوف کا سایہ نہ ہوا

خدمتِ خلق کو پھرتا تھا وہ مارا مارا
کوئی مظلوموں کا اس طرح سہارا نہ ہوا

قاتلو! نسبتِ سفیان وجہ ہے اِس کی
آج تک حبِ علیؑ دل میں جو پیدا نہ ہوا

داستاں لکھ کے گیا عشق کی اپنے خوں سے
کون سا زخم پرانا ہے جو تازہ نہ ہوا

پڑھنے والوں کو سکھاتا تھا یہی کہتے ہوئے
جب نہ ہو درد والم سمجھو کہ نوحہ نہ ہوا

یہ ثناء آل کی ہے مثلِ طوافِ کعبہ
ازازل آج تلک اس میں بھی وقفہ نہ ہوا

پیشہ ور کرتے رہے کوششیں اپنی سی مگر
شاعرِ آلِ عباؑ حشر میں رسوا نہ ہوا

وہ جو کہتا تھا کیا اور جو کیا تھا وہ کہا
غازی گفتار کا کردار کا ادنیٰ نہ ہوا

دے کے تبریک ابوذر کو ابوروحؔ اللہ
کہتا ہے مولاؑ سے آجایئے، اچھا نہ ہوا